مولانا محمد تقی امینی

(۲۵)

شیطانی علم اور سفلی عمل کے پیچھے لگنا گری ہوئی قوموں کا شیوہ ہے

اللہ کی ہدایت جو اللہ سے سچا تعلق پیدا کر کے زندگی کو سرگرم بناتی اور ترقی کی راہ پر لگاتی ہے گری ہوئی قوم کے لوگ اس کو پس پشت ڈال کر شیطانی علم اور سفلی عمل (جادو ٹونا ٹوٹکا وغیرہ) کے پیچھے لگ جاتے ہیں جس سے ان کی زندگی سرد پڑ جاتی ہے اور کسی جدوجہد کے بغیر کامیابی کے خواب دیکھنے لگتے ہیں۔ اسی طرح گری ہوئی قوم کے لوگ ہدایت کا سیدھا راستہ چھوڑ کر ایسے گنڈے تعویذ اور عملیات کے پیچھے لگ جاتے ہیں کہ جن سے ان کے کفر تک بات پہنچتی ہے اور لوگوں کو فائدہ کی بجائے نقصان پہونچاتے ہیں اس طرح اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔ آیتوں میں ان دونوں قسم کے لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا

لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۟ۛ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

"اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ رسول آیا جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو ان کے پاس ہے تو اہل کتاب کی ایک جماعت نے اللہ کی کتاب (تورات) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ایسا پھینک دیا کہ گویا اسے جانتے ہی نہیں ہیں[1]۔ اور انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جس کو شیطان سلیمانؑ کی حکومت کے زمانہ میں پڑھتے تھے اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا تھا۔ لیکن شیطانوں ہی نے کفر کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے[2]۔ اور انہوں نے اس کی بھی پیروی کی جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتارا گیا تھا[3] اور وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو صرف آزمائش کے لئے ہیں۔ تم کفر میں نہ پڑ جانا[4]۔ وہ لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے تھے جن سے میاں بیوی میں جدائی ڈالیں۔ حالانکہ وہ اس سے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نقصان نہ پہونچا سکتے[5]۔ اور ان سے وہ سیکھتے تھے جو ان کو نقصان دیتی نفع نہ پہونچاتی تھی حالانکہ ان کو معلوم تھا کہ جس نے اس چیز کو خریدا (اختیار کیا) اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے اور کیا ہی بُری چیز ہے کہ جس کے بدلے انہوں نے اپنے کو بیچ دیا۔ کاش وہ اس کو سمجھتے اور اگر وہ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو یقیناً اللہ کے یہاں اس کا بہتر اجر تھا۔ کاش کہ وہ جانتے۔

●

[1] اللہ کی کتاب توریت موجود تھی جس میں آنے والے رسولؐ کا ذکر تھا اور وہ رسولؐ جو آ گیا) بھی توریت کی تصدیق کرتا تھا اس کے باوجود یہودی اللہ کے رسولؐ پر ایمان نہ لائے

اور تورات میں رسولؐ کے ذکر کو پس پشت ڈال دیا پھر جیسا کہ دستور ہے کہ گری ہوئی قومیں گراوٹ کے زمانہ میں گری ہوئی باتوں کو اپنا مشغلہ بنالیتی ہیں ویسا ہی یہودیوں نے بھی کیا کہ اللہ کی ہدایت کے مقابلہ میں جادو ٹونا ٹوٹکا اور سفلی عملیات کے پیچھے لگ گئے اور انہیں میں اپنی زندگی کی بہترین قوت صرف کرنے لگے۔

۲ھ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں جادو اور سفلی عملیات کا بڑا زور تھا۔ یہودی ان سب کو حضرت سلیمانؑ کی طرف منسوب کر کے جائز سمجھتے تھے بلکہ ان کا خیال تھا کہ حضرت سلیمانؑ کی اتنی بڑی سلطنت اتنی شوکت کے ساتھ انہیں کی بدولت قائم رہی اس بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے یہودی انہیں میں اپنی ترقی و کامیابی کے خواب دیکھتے اور اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کی طرف توجہ نہ دیتے تھے۔

قرآن نے اس آیت میں کئی باتوں کو رد کیا ہے:

(۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کا دامن سفلی عملیات اور جادو وغیرہ سے پاک ہے۔ یہ کفر کے کام ہیں جن کو کبھی اللہ کا رسول نہیں کرتا ہے۔

(۲) یہ شیطانی علم اور سفلی عمل ہے۔ اس کو شیطان ہی کے پیروکار (شریر انسان اور شریر جنات) سیکھتے اور کرتے ہیں۔

(۳) یہ علم و عمل اللہ کی ہدایت کے مقابلہ میں ہے۔ جب کوئی قوم ہدایت چھوڑتی ہے تو اس کو اپناتی ہے۔

۳ھ ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے یا فرشتہ صفت انسان تھے۔ بہت غور و فکر اور تفسیر کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس قول کو ترجیح دیتا ہوں کہ وہ فرشتہ صفت انسان تھے جن کو جادو و سفلی عملیات کے "توڑ" کے لئے گنڈا تعویذ اور عملیات کا علم دیا گیا تھا۔ یہ علم اپنی اصل کے لحاظ سے قابل اعتراض نہ تھا بلکہ اس کے ذریعہ جادو و سفلی عملیات کا "توڑ" ہوتا اور لوگوں کو فائدہ پہنچتا تھا۔ لیکن اس کے استعمال کی کچھ شکلیں ایسی بھی تھیں جو کفر تک پہونچاتی اور لوگوں کو فائدہ کے بجائے نقصان پہونچاتی تھیں۔ اس بناء پر تاکید ضروری تھی کہ ان کو اس طرح کرنا کہ جس سے کفر میں پڑ جاؤ یا لوگوں کو نقصان پہونچاؤ۔

ہاروت وماروت سے متعلق بہت سے بے سروپا قصے تفسیر کی کتابوں میں مذکور ہیں جن کی کوئی سند نہیں ہے اور محققین مفسرین انکو رد کر چکے ہیں۔ عام مفسرین کا خیال یہی ہے کہ یہ دونوں فرشتے تھے لیکن بعض مفسرین ان کو انسان اور فرشتہ صفت انسان مانتے ہیں۔ فرشتہ صفت انسان پر فرشتہ کا لفظ بولا جانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ عربی اور اردو دونوں زبانوں میں کثرت بولا جاتا ہے۔ قرآن میں حضرت یوسفؑ کو دیکھنے والی عورتوں کا یہ قول موجود ہے۔

مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا — یہ انسان نہیں ہے یہ تو کوئی معزز
اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (یوسف آیت ۳۱) — فرشتہ ہے۔

بابل (عراق ۳۰۰۰ ق م) میں جادو و سفلی عملیات کا زور شام و فلسطین (حضرت سلیمان کے زمانہ ۹۹۰ تا ۹۳۰ ق م) سے کہیں زیادہ تھا تاریخ کی متفقہ شہادت ہے کہ بابل والوں کے دین و مذہب کا ایک بڑا حصہ جادوگری و سفلی عملیات سے متعلق تھا۔

قدرت کا قانون ہے کہ جب کوئی چیز حد سے بڑھ جاتی ہے اور اس سے لوگوں کو نقصان پہونچنے لگتا ہے تو اس کے "توڑ" کا انتظام ضروری ہو جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسی زمانے میں اللہ نے اپنے نیک بندوں " ہاروت و ماروت " کے دل میں جادو و سفلی عملیات کے " توڑ " کی بات ڈالی اور انہوں نے تعویذ گنڈے اور روحانی عملیات کے ذریعے اس کا توڑ کیا۔

اس صورت میں دشواری لفظ " اُنْزِلَ " سے ہوتی ہے کہ اللہ کی طرف سے کوئی بات عام انسانوں پر نہیں اتاری جاتی ہے بلکہ نبیوں اور فرشتوں پر اتاری جاتی ہے۔ لیکن " اُنْزِلَ " کے معنی صرف اتارے جانے کے نہیں ہیں بلکہ سکھانے (تعلیم) اور دل میں بات ڈالنے (الہام) کے بھی ہیں (معالم التنزیل و روح المعانی) جس کا مطلب یہ ہے کہ یہودی جس طرح جادو کے پیچھے لگ گئے اسی طرح ان عملیات کے پیچھے بھی لگ گئے جن کا " ہاروت و ماروت " کو الہام کیا گیا تھا اور جن کے استعمال کرنے میں احتیاط کی تاکید کی گئی تھی۔

(ان بعض مفسرین جنہوں نے ہاروت و ماروت کو فرشتہ صفت انسان مانا ہے)

کے قول کی تائید اُس قرأت سے بھی ہوتی ہے جسمیں مَلَکَیْن کو لام کے زیر کے ساتھ مَلِکَیْن پڑھا گیا ہے جس کے معنی بادشاہ کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بادشاہ بھی انسان تھے فرشتے نہ تھے، یہ قرأت صحابہ وتابعین کے زمانہ سے ہے اور اس کے راوی ابن عباس ضحّاک حسن بصری ہیں (تفسیر کبیر)

تائید صرف اس قدر ہے کہ فرشتہ کے بجائے انسان مراد لینے کی ایک قرأت بھی موجود ہے اگرچہ تفسیر اس کے مطابق نہیں کی جاتی ہے۔ عام طور سے مفسّرین مشہور قرأت کے مطابق ہی تفسیر کرتے ہیں خواہ فرشتہ مراد لیں یا فرشتہ صفت انسان مراد لیں۔ جن حدیثوں میں مَلَکَیْن لام کے زبر کے ساتھ آیا ہے اس میں بھی یہ بعض مفسّرین فرشتہ صفت انسان ہی مراد لیتے ہیں۔ (بیضاوی)۔

ہاروت و ماروت کو فرشتہ تسلیم کرنے میں اعتراض کے جو جوابات دیئے جاتے ہیں راقم الحروف ان سے خود کو مطمئن نہ کر سکا۔ اس بنا پر بعض مفسّرین کے قول کو ترجیح دی۔

۲ہ فتنہ (آزمائش) قرآن میں اس کو کہا گیا ہے جس میں اصلاً کوئی خرابی نہ ہو لیکن استعمال اور لوگوں کے طرزِ عمل سے اس میں خرابی آ جاتی ہو۔ اسی لئے سے مال و دولت اور آل و اولاد کو "فتنہ" کہا گیا ہے۔

فرشتہ صفت انسان جس کی تعلیم دینے اس کی بھی یہی حیثیت تھی کہ اس سے فائدہ اور نقصان دونوں کا کام لیا جا سکتا تھا لیکن یہودیوں کے مذہبی پیشواؤں نے ایک طرف تو سب کو چھوڑ کر گنڈا تعویذ اور عملیات کو اپنا مشغلہ اور پیشہ بنا لیا تھا اور دوسری طرف اس کے ذریعے میاں بیوی میں جدائی کراتے اور وہ کام کرتے جس سے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہ صورت حال یہودیوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہر پست قوم کے مذہبی پیشواؤں میں جن کو اللہ کی ہدایت کی پرواہ نہیں ہے گنڈا تعویذ اور عملیات کی بہت سی ایسی شکلیں اختیار کرتے جن میں کفر تک بات پہنچتی اور لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

کسی قوم میں ان چیزوں کا زیادہ رواج اسی وقت ہوتا ہے جب وہ قوم پست ہو جاتی ہے۔ جدوجہد سے جی چراتی اور زندگی کی حقیقتوں سے منہ موڑ کر خواب وخیال کی دنیا میں مگن

رہتی ہے۔

۵ے نفع دینے اور نقصان پہنچانے کی ساری تدبیریں ایک طرف اور اللہ کا حکم و فیصلہ ایک طرف۔ اصل بالادستی اللہ کے حکم و فیصلہ کو ہے کہ کسی زمینی تدبیر یا آسمانی تدبیر، شیطانی تدبیر یا روحانی تدبیر کو نہیں ہے۔

نوٹ: جادو و سفلی عملیات اور ان کے "توڑ" کے لئے جو روحانی عملیات کئے جاتے ہیں ان کی اصلیت پر تو گفتگو مشکل ہے۔ یہ دونوں میرے میدان سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔ البتہ ان دونوں کے اثرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بہت سے واقعات و تجربات ہیں کہ جن کی بنا پر ان کو ماننے بغیر چارہ نہیں ہے۔ (جاری ہے)

بقیہ: تبصرۂ کتب

ہے کہ شرم سر سپٹ کر رہ گئی ــــــ شہید گنج ہماری تاریخ کا خونچکاں باب ہے جسے انگریز پرست مسلم لیڈروں نے اپنی غدارانہ سرشت سے سپرد قلم کر کے اس کا ملبہ حرّیت پسندوں پر گرایا اور یوں وقتی کامیابی تو حاصل کر لی لیکن دنیا کی سب سے بڑی مسلم مملکت کے قیام کے ۴۸ سال بعد بھی مسجد گوردوارہ ہے تو کیوں؟ یہ کتاب مسجد شہید گنج کے پس منظر میں بہت سی مکروہ کہانیوں کے بے نقاب کرنے کا ذریعہ ثابت ہو گی۔ ہمیں یقین ہے کہ تاریخ کے طالب علم اس کتاب سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

دین کے انتہائی اہم اور بنیادی موضوع

حقیقت و اقسام شرک پر ڈاکٹر اسرار احمد

کے ایک ایک گھنٹے کے چھ لیکچرز جو C-60 کے چھ کیسٹوں میں دستیاب ہیں
ہدیہ پاکستانی کیسٹ -/۱۰۰ روپے (جاپانی کیسٹ) -/۱۹۰ روپے مع محصول ڈاک

تین سو سے زائد عنوانات پر مشتمل فہرست طبع شدہ موجود ہے۔ خط لکھ کر طلب فرمائیں

نشر القرآن کیسٹ سیریز
۳۶ کے ماڈل ٹاؤن لاہور